رجسٹرڈ ایل نمبر ۹

نُور افشاں

حقیقی نُور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۸ نومبر ۱۹۱۲ء | نمبر ۴۵

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب ۱ر

اُردو کی دوسری کتاب ۳ر

اُردو کی تیسری کتاب ۳ر

اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر

رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر

رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳ر

رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا عہ

فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی وار

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۲ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ حرفتی کارخانجات

شرح: خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول و کیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل المارئی میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ماعہ کرونول لعہ۔

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب سکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

دستور العمل نُور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۔۔ ۲ر

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی ۔۔ ۲ر

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ۔۔ ۳ر

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ۔۔ ۴ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	ص	ملے
چوتھائی کالم	ص	ملے	للعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	ـعہ
پورا کالم	للعہ	ـعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سعہ	مام

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول ۔ من تصنیف ایڈورڈ اے آئنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادوں کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے پر تابیز بچونکوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی ۔ من تصنیف قاضی میر محمد کونجھی ۔ فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۹۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے +

انجیل برنباس ۔ من تصنیف عبدالاحد ازکاٹرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی ۔ پادری بنگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی ۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں ۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم { من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو ۔ رابرٹسن صاحب ۔ جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا ۔ فارسی ۔ اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی ۔ قیمت ۴ر ۔ اُردو ۸ر ۔ اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری ۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اسکا مطالعہ کرے ۔ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض ۔ ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴ر ۔ ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر ۔ اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ۔ کتاب کی قیمت صد ہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی ۔ قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل ۔ فارسی اردو قیمت ۱ر

ذات وچار ۔ فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری ۔ من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ ۔ رومن اُردو ۸ر ۔ فارسی اردو ۸ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے ۔ ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداران ۔ یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے ۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے ۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۳ر +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای ۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی ۔ ایل ۔ ایس بذریعہ وی ۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۸ نومبر ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

تازہ تار یا ستہائے بلقان کی فوجوں کے مختلف اطراف میں اور آگے بڑھنے کی خبر دیتے ہیں اور بلغاری کرک کلیسہ کو تسخیر کرنیکے کے وعویدار ہیں جس کے پیچھے ایڈریانوپل کے جنگی استحکامات کی لائن واقع ہے۔ ایک افسوسناک حادثہ نمرنا میں ریلوے ٹرین کو پیش آیا۔ جس میں دو سو ترکی سپاہی ہلاک ہوئے۔

پیشتر فرانس میں مذہب بھی حکومت کے ساتھ وابستہ تھا لیکن جمہوری سلطنت کی بنیاد پڑنے پر ہی تعلیم کا بار عام لوگوں پر ڈال دیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ برآمد ہوا ہے کہ آج لوگوں کا اعتقاد خدا اور اس کی امانت سے جاتا رہا ہے۔ خدا کی ہستی سے انکار کیا جاتا ہے۔ اور عام لوگ دہریہ پن کی طرف رجوع ہوتے جاتے ہیں۔ اور ان کی خواہش ہے کہ کوئی سائنٹیفک مذہب نکالا جائے۔

میرٹھ کی میونسپلٹی نے کمبوہ دروازہ کو منہدم کرا دیا ہے اور اس کے بجائے ۱۶ ہزار روپے کی لاگت سے الگ گھنٹہ گھر تعمیر کرنیکا ٹھیکہ دیدیا ہے۔

۱۷ ماہ حال کو سینٹ جوزف کالج مدراس کے عیسائی پادری اور لڑکے ایلامنور کے مقام پر پکنگ کی تفریحی رسم ادا کرنے گئے۔ اور اپالا تھور اے کے مندر میں بھی سیر کو چلے گئے وشیوں نے ان کو بند کر کے خوب زدوکوب کیا۔ ان میں " پولیس والے بھی شامل بتائے جاتے ہیں۔ ریلوے پولیس نے بھی پادریوں کی امداد سے انکار کیا بالآخر بڑی مشکل سے وہاں سے نکل سکے۔ خاص افسر تحقیقات پر مامور کئے گئے ہیں۔

امریکہ والوں میں قوت ایجاد کا نہایت غلبہ ہے۔ شکاگو کے مشہور ڈاکٹر ولٹن جو علم کیمسٹری کے زبردست ماہر و مشتاق ہیں۔ ایک حیرت انگیز ایجاد کا اعلان کرتے ہیں۔ انہوں نے تجربہ کیا ہے کہ مرغی کے انڈے کسیجن ہائیڈروجن اور گندہک کی مرکب ہیں۔ ان چار اجزاء کی ملاوٹ سے انڈے بنے ہیں۔ اس لئے آئندہ مرغی کے انڈے خاص کیمیکل طریقوں سے مصنوعی طور پر بنائے جاوینگے۔ جو کہ بلحاظ بناوٹ ساخت تاثیر وغیرہ کے اصلی انڈوں کے کسی حالت میں کم نہیں ہونگے۔ واقعی یہ ایجاد اگر کامیاب نکلی تو انڈے اس کثرت سے بننے لگینگے کہ قدرتی انڈوں کی بے قدری ہو جائیگی۔

دو روز کی جنگ کے بعد بلغاریوں نے ترکی کے قلب لشکر یعنی خاص فوج کو شکست دی۔ ترک بے ترتیبی سے پسپا ہوئے۔ تین دن کی جنگ کے بعد ناظم پاشا کی فوج کے پاؤں اکھڑ گئے۔ ترکوں کا سخت نقصان ہوا۔ اور وہ بے ترتیبی کے ساتھ تشار کی طرف ہٹ گئے۔ بلغاریوں نے ترکوں کو قلعہ بند مورچوں سے ہٹا دیا۔ اور بہت سی توپیں جھنڈے اور مال غنیمت گرفتار کر لیا۔ بہت ترک گرفتار ہوئے بلغاری ترکوں کا تعاقب کر رہے ہیں۔ بلغاری ایڈریانوپل کے شمالی مغربی حصہ پر گولہ باری کر رہے ہیں۔

کمانوہ میں نقصان سرویں نے کمانوہ میں ۵۵ میدانی اور ۴ کوہی اور ۱۰ اسٹرالیوز توپیں معہ دیگر جنگی سامان کے خراب کیں۔ سنیٹرا میں اُن کی ۱۳ میدانی توپیں اور ۹ مارٹر ہاتھ آئے۔

بلغاریوں کا ایڈریانوپل پر چڑھنا بلغاری ایڈریانوپل سے ۲½ میل کے فاصلہ پر قرہ غار تک پہونچ گئے ہیں۔ اور شہر پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔ جس کا ایک حصہ جلگیا۔ قلعہ ایڈریانوپل میں ۴۰ ہزار فوج ہے سارو مشرقی سپاہ ایڈریانوپل اور بابا ایسکی کے درمیان مجتمع ہے اور مغربی سپاہ جسکی ایک لاکھ جمعیت ہے ابھی میدان ہی میں نہیں آئی ہو اُن کا خیال ہے کہ کمانوہ پر بہت قلیل فوج ہے۔ بلغاریوں نے ایڈریانوپل کے تین قلعے برانش مصنیدہ سوفیہ کی حوالش اور سوفیلین لے لئے ہیں۔ اُنہوں نے شہر کے باہر ایک ریلوے سٹیشن پر بھی قبضہ کر لیا ہے یہ قلعے جنوب مشرق شمال اور شمال مشرق کی طرف بالترتیب واقعہ ہیں۔

اخبار کی سیر

مانٹی نگرو کی فوجوں نے کئی ایک مقام اور ترکیوں سے جیت لئے ہیں ۱۲ اور ہیں گرگوسنجی کے قریب ۲ موقعے جیتے اور چونکہ ترکی سخت مقابلہ کرکے بھاگے تو اُن کی ہم توپیں اور بہت سی بندوقیں اور سامان وغیرہ ہاتھ لگ گیا۔

ترکی لوگ سرویا میں بہت سخت حملہ کر رہے ہیں اور سرویا کی سرحد میں کئی ایک جگہ ۱۵ میل کے فاصلے تک لڑائی جاری ہے۔

جزائر کریٹ کی پارلیمنٹ اسپونان کی پارلیمنٹ سے ملگئی ہے اور یہ سب لوگ یونان کو ترکیوں کے خلاف مدد دینے کے لئے تیار ہیں۔

آسٹریلیا سے خبر آئی کہ وہاں کی ایک کان میں آگ لگ گئی ہے اور ۹۰ آدمی اندر بند ہوگئے ہیں۔

اس آگ کے متعلق بعد کو خبر آئی کہ ہم آدمی زندہ نکلے ہیں اور باقیوں کے لئے بھی کچھ اُمید پائی جاتی ہے۔ یہ آگ ۹۰۰ فٹ گہرائی پر لگی تھی۔

ترکیوں اور اطالین لوگوں میں جو صلح ہوئی ہے۔ اس میں اخیر تک اندیشہ تھا کہ کچھ رکاوٹ ہوجاوے۔ کیونکہ ترکی لوگ جزائر Aegean نہیں چھوڑتے تھے لیکن آخر میں اطالین لوگوں نے کہا کہ اگر ایک دن کے اندر صلح نہ ہوگی تو ہم لوگ خاص ترکستان پر یورپ میں حملہ کرینگے۔ اس کے بعد فوراً ترکیوں نے صلح کی۔

جرمنی کا ایک بڑا ہوائی جہاز ۱۲ مسافر لیکر ۱۳ گھنٹے تک اُڑتا رہا اور اس عرصے میں وے لوگ بے تار برقی کے ذریعے سے نیچے خبر بھیجتے رہے۔

تبت سے خبر آئی ہے کہ پھر وہاں جنگ کا سامان ہو رہا ہے۔ اور دلائی لامانے پھر فوج سرحد پر بھیجی ہے۔

کہ اور چینیوں کا آنا بند ہوجاوے۔

پنجاب کے ڈپٹی کمشنروں سے گورنمنٹ نے دریافت کیا ہے کہ چونکہ پرائمری سکول کی تعداد بڑھائی جاوے گی تو آیا زیادہ ڈپٹی انسپکٹر اور سب ڈپٹی انسپکٹر کی ضرورت ہوگی یا نہیں۔

پندرہویں ماہ حال کو ایک جرمن آدمی نے امریکہ کے سابق پریذیڈنٹ مسٹر Roosevelt کے اوپر بندوق چلائی۔ اور اُن کو زخمی کیا مسٹر Roosevelt اپنے ہوٹل میں سے نکلکر اپنے موٹر کار میں بیٹھنے جا رہے تھے۔ جب اُس شخص نے اُن کے سامنے آکر اُن پر گولی چلائی یہ گولی اُن کے موٹے اوورکوٹ کے پار ہوگئی۔ اور اُن کی بائیں جیب میں جس میں اُن کا Speech رکھا تھا پار کرکے اُن کی پسلی توڑ کر ۳ انچ اندر گئی لیکن مسٹر Roosevelt نے اپنا ارادہ ملتوی نہیں کیا اور فوراً موٹر کار پر بیٹھ کر Speech دینے کے مقام پر چلے گئے اور ڈاکٹر کو اپنی چوٹ کا امتحان نہ کرنے دیا اور حالانکہ اُس زخم میں سے خون بہتا گیا۔ اُنہوں نے ایک گھنٹے سے زیادہ کھڑے ہوکر اپنی Speech ختم کی۔ اور اُس کے بعد ڈاکٹر کو اجازت دی کہ زخم کو دیکھیں اُس وقت جو ڈاکٹر موجود تھے ان سبھوں نے کوشش کی لیکن گولی کا پتہ نہ چلا سکے۔

مسٹر Roosevelt کے سکرٹری نے اُسی شخص کو بندوق چلانے پر فوراً گرا دیا تھا۔ اور وہاں جو لوگ جمع تھے اُنہوں نے چاہا کہ اسی جگہ اُس شخص کو مار ڈالیں لیکن مسٹر Roosevelt نے جو بالکل سیدھے کھڑے تھے حکم دیا کہ اُس کے ساتھ سختی نہ کی جاوے جب مسٹر Roosevelt نے اپنی Speech شروع کی تب وہاں کے لوگوں کو یہ حال معلوم نہ تھا کہ ان کو گولی لگی تھی لیکن کچھ عرصے کے بعد میٹنگ کے پریذیڈنٹ نے بیان کیا کہ مسٹر Roosevelt کے گولی لگی ہے۔ اور وے بہت نہ بول سکینگے۔ اس پر سب لوگوں نے تعجب و افسوس ظاہر کیا اور Speech بہت چپ چاپ سے سنی تب میں مسٹر Roosevelt نے کہا کہ میں اس واقعہ کے بعد امریکن لوگوں کو سمجھتا ہوں کہ میں مرنے سے نہیں ڈرتا ہوں اور چونکہ میری کل جان اور طاقت پروگریسو پارٹی کی طرف لگی ہے اور اس ہی میں دنیا کی بہتری ہے۔ پس میں اپنی کامیابی اور اپنی زندگی کو کچھ نہیں سمجھتا۔

انگلستان کے ایک جزائر Isle of Man میں ۱۰ مئی سے اگست تک قریباً ۴ ۱/۲ ہزار لوگ سیر کے لئے آئے تھے۔

کانشنس کی قوت بنی آدم کو اسی خاص غرض سے بخشی گئی ہے کہ وہ خدا کو جانیں اور اُس سے رفاقت اور شراکت حاصل کریں اور گو یہ تجربہ قائم رہے اور جلال بڑھتا جائے جب خدا اور انسان کے درمیان پیدا ہو اور فرزندانہ میل محبت ہو تو کانشنس کی بڑی قدر اور عجیب حکمت نظر آتی ہے۔ اس مبارک تجربے سے محروم رہنا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ کانشنس نے ٹھیک اور پورے طور سے اپنا کام نہیں کیا۔

چونکہ ہائیکورٹ کلکتہ نے نمبروں پر بازی لگانے پر قانون قماربازی کی حد سے باہر قرار دیا ہے۔ لہذا گورنمنٹ بنگال نے اس انسداد کی خاطر ایک نیا مسودہ قانون مرتب کرکے امپیریل کونسل میں بھیجا ہے۔

صاحب وزیر ہند بہادر نے جدید قواعد منظور کئے ہیں۔ جن کے بموجب سرکاری عہدہ داروں کی خدمات دیسی ریاستوں میں منتقل کیجا سکتی ہیں۔

"**تازہ** تاروں میں اٹلی و ترک کی عہد نامہ صلح پر دستخط ہوجانے کی خبر آگئی۔ اور حیرت ہے سب سے پہلے گورنمنٹ برطانیہ نے ...... اٹلی کی ہی حکومت کو علاقہ طرابلس پر تسلیم کیا۔

ترک افسران اور سوداگران شہر طرابلس میں آئے ہیں اور آئندہ انتظامات کی بابت دوستانہ طریقہ پر اطالویوں سے بحث کر رہے ہیں۔



ایڈیٹوریل نوٹس

بازخاست

The resurrection

دنیا کے مذاہب میں دین عیسوی ہی ایک مذہب ہے جو یہ تعلیم دیتا ہے کہ اس دنیا کا ایک روز خاتمہ ہوگا اور انسان اپنے تمام کاموں کا عوض پانے کے لئے ایک خاص دن میں جس کو قیامت کا دن یا روز حشر یا بازخاست کا دن کہتے ہیں۔ جس میں تمام مردے جو ابتدائے عالم سے مرچکے ہیں۔ پھر زندہ ہونگے اور خدا کے تخت عدالت کے سامنے حاضر کئے جاوینگے اور نہ صرف یہ تعلیم ہی ہے بلکہ خداوند یسوع مسیح اپنی زمینی زندگی کے بعد مرکر پھر زندہ ہوکر اس تعلیم کی حقیقت کو کھولگیا۔ اور وہ مردوں میں سے جی اُٹھکر پہلا پھل کہلاتا ہے اور تمام مسیحیوں کو قیامت کے دن کا انتظار ہے۔ جس میں ان کے ایمان کے مطابق آخرکار ہمیشہ کی زندگی ملیگی۔ اور ہر ایک شخص کو اُس کے کام کا عوض پانا ہوگا۔ اور اس طرح سے یہ معاملہ ہمیشہ کے لئے طے ہوگا۔ ایماندار ابدی آرام میں اور بے ایمان ابدی ہلاکت میں ڈالے جاوینگے۔ اور حاکم الحاکمین قادر مطلق خدا کے انصاف کا پورا اظہار ہوگا۔

خدا کے تمام انتظام بڑے دانائی اور حکمت کے ہیں ہماری نجات کا ضروری معاملہ بھی ان میں سے ایک ہے۔ اگرچہ ازروئے عقل اور عام فہم سے یہ بات کل سب مانتے اور جانتے ہیں کہ جیسی کرنی ویسی بھرنی ہوگی اور ہر ایک کو اُس کے اعمال کے مطابق جزا اور سزا ملیگی۔ لیکن یہ دیکھا جاتا ہے کہ انسانی طبیعت ہر کام کے کرنے کے لئے خواہ وہ کیسا ہی مشکل یا آسان کیوں نہ ہو قدرتی طور سے زیادہ رغبت کے ساتھ اس کام کے انجام دینے کے لئے آسان سے آسان طریقہ ڈھونڈھتی ہے ... دیکھا گیا ہے کہ اگرچہ بڑے بڑے رستے ہوتے ہیں۔ مگر لوگ اپنی آسانی کے لئے پگڈنڈیاں بناکر Short cut بنالیتے ہیں۔ بائبل کے مطالعہ سے صاف طور سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی آدم کی نجات کے لئے ایک شریعت کی شارع عام ہے۔ مگر وہ بہ سبب مشکل ہونیکے اور ایک درمیانی یا شفیع کے بڑے عمل سے پوری کی گئی پھر دوسری بنی آدم کے لئے ایک Short cut یعنی پگڈنڈی نئے آسان طریقہ نکالا گیا کہ جس کے سبب سے اُن کی نجات آسان ہو گیا یعنی فضل کا طریق نجات سچ مچ ایسا نہیں ہے؟ آپ کتمام پہلوؤں کی طرف نظر ڈالتے ہوئے صاف ماننا پڑتا ہے۔ کہ یہ تجویز یعنے فضل کی راہ جو انجیل میں ظاہر ہوئی ہے نہ صرف آسان عمل میں آنے ہی کی وجہ سے یہ مفید ہے بلکہ خدا کی تمام برکتوں کو آسمان سے آدم زاد پر نازل کرنے کا اہم وسیلہ ہے اس لئے لازم ہے کہ سب اس بیش بہا طریقہ نجات کو جو فضل پر مبنی ہے قبول کرکے اپنی عاقبت کو بخیر بنالیں۔

ہمارے خداوند یسوع مسیح کی اعلیٰ تعلیم تمام عالم میں مشہور ہے۔ دنیا کے بڑے بڑے نامی گرامی عالموں اور فاضلوں کی تصنیفات میں انجیل مقدس کے قول و اقوال صدیوں سے اقتباس کئے جاتے رہے ہیں۔ مثلاً شکسپیر ملٹن اور کوپر وغیرہ کی تصنیفات حتیٰ کہ غیر مسیحی مصنفوں کی تصنیفات میں بھی انجیل کے اکثر اقوال درج ہوئے ہیں۔ اور مسلمانوں کی ایمان کی کتاب قرآن میں جس قدر بائبل مقدس کی کتابیں اقتباس کی گئی ہیں وہ کوئی پوشیدہ امر نہیں ہے۔ اہل اسلام کے علما اس کا انکار نہیں کرسکتے۔ اور آجکل کے ہندو اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی عمدہ عمدہ ہدایتوں کے جو انجیل مقدس میں پائی جاتی ہیں مداح نظر آتے ہیں۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کی ایسی اعلیٰ ہدایتوں اور مفید تعلیمات سے جو اثر اس کے معتقدوں کے دلوں پر ہوتا ہے۔ اس کا اظہار ان کی چال چلن اور طرز زندگی سے بخوبی روشن ہوتا ہے۔ کیوں نہ ہو؟ یہ بات ضروری ہے اس کا بدیہی ثبوت اس سے بڑھکر کسی دوسری صورت میں ہونا مشکل ہے۔ جس طرح سے زندگی جہاں ہے وہاں حرکت ضرور ہوگی ٹھیک اسی طرح سے کہ جہاں زندہ کلام ہے وہاں روحانی زندگی ضرور ظاہر ہوگی۔ خواہ اُس کی کتنی مخالفت کی جاوے پر وہ ضرور ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی جس قدر زیادہ متاثر مسیحی لوگ کلام خدا سے ہوتے جاوینگے۔ اسی قدر زندگی کا اظہار مسیحی چال چلن میں ہوگا۔ اس ہی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں سے صاف الفاظ میں فرمایا کہ "تم دنیا کے نور ہو" کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جو روشنی اُس نے اُن کو عنایت کی ہے وہ کسی صورت سے چھپ نہیں سکتی وہ ضرور ظاہر ہوگی۔ اور ان ہی معنوں میں اُس نے اُن کو کہا کہ "تم دنیا کے نمک ہو"۔ کیونکہ اُس کے سامنے وہ خوبیاں صاف دکھلائی دیتی تھیں جو اس کے شاگردوں کو اس پر ایمان لانے سے حاصل ہونیوالی تھیں اور وہ پیش بینی سے ان فوائد کو دیکھتا تھا جو اُس کے اٹھائے جانے پر جبکہ اس کے شاگردوں میں نشو و نما پانے والے تھے۔ جس کے سبب سے اُنکے شاگردوں کی خوبیاں عالم پر آشکارا ہونے کو تھیں۔ ورنہ اس حالت میں تو وہ بے علم اور بے عقل اور کمزور نظر آتے تھے جو بات بات میں غلطیاں کرتے تھے۔ پر رسولوں کے اعمال کی کتاب اور اس کے بعد خطوط کا مطالعہ کرو تو معلوم ہوجاویگا کہ ان کے اُستاد کا قول پورا ہوتا ہے اور وہ ہی بے حقیقت لوگ بڑے بڑے کام کرکے دنیا کو حیران اور متحیر کردیتے ہیں اور تمام خوبیوں سے بھر جاتے ہیں جن کو مسیحی خوبیاں کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان کو پہلے حاصل نہ تھیں پر جب وہ روح القدس سے بھرے گئے تو وہ ایسے پُرجوش اور عقلمند اور بہادر بن گئے کہ اپنے منجی کے لئے ہر ایک قسم کی چھوٹی سے بڑی تکلیفات کو سہنے کے لئے تیار اور آمادہ ہوگئے۔ اور سب کے سب اس کی خاطر شہید ہوئے۔

لودیانہ میں دسہرہ کی رسم کے موقعہ پر امسال ہمارے

آریہ بھائیوں نے بھی سناتن دھرمیوں کے ساتھ شمولیت اختیار کی اور یہ بات غیر معمولی ہونے کی وجہ سے حیرانگی کے ساتھ دیکھی گئی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آریہ بھائیوں نے اب اپنے اگلے چلن کو بدل ڈالا ہے۔ اور اب یہ نئی پالیسی اختیار کی ہے اور اپنے دشمنوں سے بھی زیادہ پرچہ پریم لیکے محبت کا کرنے لگے ہیں۔ اس لئے ایک اُپدیشک نے کمار سبھا کے جلسے میں بڑے زور شور سے لودیانہ میں پریم پر ویکھیان دیا۔ کیوں نہ ہو؟ یہ حکمت عملی ہے جسکے بغیر آریہ سماج کی کامیابی کی کوئی بھی صورت نہ تھی۔ پر ملکر بہت کام نکل سکتے ہیں۔ پر ہم کو تعجب آتا ہے کہ وہ تعلیمی اختلافات جن پر کہ آسمان و زمین کا فرق ان دونوں فرقوں میں ہے۔ کس طرح سے دور ہونگے۔ اور اگر دور نہ ہونگے تو یہ اتفاق پھر ویسی ہی نفاق کی صورت میں پھوٹ پڑیگا۔ کیونکہ یہ عارضی شمولیت دلی محبت کا ثبوت نہیں ہو سکتی۔ ہاں اگر وہ سناتن دھرمیوں کے ہم خیال ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں تو بات دوسری ہے۔ پر ایسا کرنے سے وہ پہلی ہی صورت ہو جاویگی جس میں اُن کے سوامی نے بڑی کوشش اور محنت سے اس صورت کو بدلا اور موجودہ حالت میں لایا تھا۔ بہر حال دیکھیں کہ یہ نئی باتیں کیا رنگ لاتی ہیں۔

ہندوستان کے مذاہب جو دین عیسوی کی اشاعت کو دیکھکر اُس کی برداشت کی تاب نہیں لا سکتے اب بڑے زور سے اُس کی مخالفت پر آمادہ ہو رہے ہیں۔ اور یہ کچھ نئی اور انوکھی بات نہیں ہے۔ کیونکہ شروع زمانوں سے ہی ایسا ہوتا آیا ہے۔ خداوند یسوع مسیح کے زمانہ میں جب انجیل کی منادی ہونے لگی تو یہودی عالم ایسے حیران ہوئے کہ انہوں نے مخالفت کا ایسا سخت بیڑا اُٹھایا کہ دین عیسوی کو بالکل مٹانا چاہا پر وہ نہ مٹا اور نہ مٹا اور ایسا ہی ہر ایک زمانہ میں تمام دنیا کی اقوام نے ایسا ہی کرنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہے۔ اور اب آخری زمانہ تک بھی ایسا ہو رہا ہے تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔

ہمعصر آریہ گزٹ مطبوعہ ۵ ستمبر ۱۹۱۲ء میں یہ عنوان "تین لاکھ آدمی عیسائی ہو گئے" ایک نوٹ درج اخبار کر کے آریہ مہاشیوں کو تحریک کرتا ہے۔ اور خطرہ دکھلاتا ہے (۱) کہ وہ اچھوت ذاتوں کو شدھ کرنے کی کوشش کریں ورنہ وہ ذاتیں عیسائی ہو کر نہ صرف اُن کا کام چھوڑ دیں گی (۲) بلکہ عیسائی ہو کر آریہ صاحبان کو اُن کے آگے "سر جھکانا پڑے گا"۔ اور ایسی تحریک کوئی نئی بات نہیں ہے۔ جس کا اندیشہ دین عیسوی کو اب ہو۔ بلکہ اس کے ساتھ یہی سلوک شروع زمانوں سے ہو رہا ہے۔ اور مخالفت میں اس کا کام چل رہا ہے۔ اس لئے اس کی ترقی رک نہیں سکتی کیونکہ یہ من جانب اللہ ہے۔

ہمارے ہمعصر ریویو آف ریلیجنز نے آجکل دین عیسوی کی طرف اپنی عنان توجہ لگا رکھی ہے اور وہ بڑا دھڑ مخالفت کے مضامین نکال رہا ہے۔ "کُتب خانہ اسکندریہ" اور "اختلافات بائیبل" کے عنوان کے نیچے ہمعصر نے خوب ہی اپنے دلی جوش کا اظہار کر رہا ہے۔ اُس کی طرز تحریر ہی اس کے نیک دل کے اثر کو صاف طور سے ظاہر کر رہی ہے۔ کیا اچھا ہوتا اگر ہمعصر تعصب اور ہٹ کے زہریلے مادے کو نکالکر محض سچائی کی بنا پر اپنی تحریرات کو پبلک کے سامنے لاتا۔ پر جو احمدی تحریرات سے واقف ہیں وہ بہ اتفاق رائے سے کہہ سکتے ہیں کہ شروع سے آجتک جو کچھ بھی احمدی صاحبان کی قلم سے نکلتا رہا ہے۔ وہ کس درجہ تک تعصب اور ضد سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور یہ ہی وجہ ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ کسی قسم کا تحریری مقابلہ کرنا یا ڈیفنس پیش کرنا اہل عیسوی پسند نہیں کرتے۔ ہمارے خیال میں جو کچھ ہمارے مرحوم عالم مسٹر اکبر مسیح صاحب کی زبردست قلم سے نکل چکا ہے وہ کافی ووافی ہے۔ اور جب تک یہ فرقہ ان کا پورا پورا جواب نہ دے چکے اس کو کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ کہ ناحق کے اعتراضات سے اپنے اخبارات کے کالم کو سیاہ کر کے پبلک کو مغالطے میں ڈالے۔ جس حال میں کہ وہ اور تمام فرقہ ان اعتراضوں کا کافی جواب دینے کا قرض دار ہے جو اب تک کئے گئے ہیں۔

کس کا یقین کیجئے کس کا یقیں نہ کیجئے
لاتے ہیں اُسکی بزم سے یار خبر الگ الگ

مندرجہ بالا شعر کے متعلق ہمعصر ہندوستان مطبوعہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۱۲ء میں ایک نوٹ لکھتا ہے کہ ٹرکی اور بلقان کی ریاستوں کی لڑائی کی نسبت دو قسم کی خبریں آ رہی ہیں۔ ایک یہ بتا رہی ہیں کہ ٹرکی کی افواج کی فتح ہے دوسری طرف سے یہ خبریں ہیں کہ ماٹی نگرو نے فتح حاصل کی ہے۔ یہ معاملہ برابر اب ہی سے اٹلی اور ٹرکی وار شروع ہونے لگا ہے۔ اسلامی اخبارات متواتر ایسی خبریں شایع کرتے رہے جو اٹلی کی شکست ظاہر کرتے تھے اور دیگر اخبارات ٹرکی کی مشکلات اور شکست کا حال درج کرتے تھے تو مسلمان صاحبان جھٹلا دیتے تھے۔ خیر جو انجام ہوا وہ صاف بتا رہا ہے کہ کس کا پلڑا وزنی رہا اور انجام کار اونٹ کس کروٹ بیٹھا۔

دنیا عملی زندگی کو چند نصایح سے زیادہ پسند کرتی ہے۔ کہنے کو تو لوگ بہت کچھ کہہ سکتے ہیں پر موثر اسی کا کلام ہو سکتا ہے جو اپنے قول کے مطابق اپنے فعلوں کو کر کے دکھلا دے غرضکہ عملی زندگی اصلی اور حقیقی رہبر ہے جس کی تقلید دنیا کر سکتی ہے نہ کہ زبانی جمع خرچ سے گھر پورا کیا جاوے۔ دنیا میں صرف ایک ہی انسان گزرا ہے کہ جسکی زندگی کو ہم عملی زندگی کہہ سکتے ہیں اور وہ مجسم شدہ کلمۃ اللہ ہے جس کا سن اب ۱۹۱۲ رواں ہے۔ انجیل مقدس کو غور سے پڑھکر دیکھو کہ اس شخص یسوع کی زندگی اُس کے قول سے تمام و کمال مطابقت کھاتی ہے جو کچھ اُس نے غریبی فروتنی محبت پاکیزگی اور رحم وغیرہ وغیرہ کی تعلیمات لوگوں کو سکھلائیں وہ اس نے اپنے تمام چال چلن میں عملی طور پر پوری کر کے دکھلائیں اور یہ تمام باتیں اُس کی زندگی کے واقعات کے پڑھنے میں ثابت ہوتی ہیں۔ اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو آج تمام دنیا میں اُس کی وہ عظمت اور بزرگی ہرگز نہ ہوتی۔ جو اب اس کی انہی باتوں کے سبب سے ہو رہی ہے۔ اور آخر کار کامل فتح اور اقبال اس دنیا اور آخرت کا اس کو حاصل ہوگا۔ کیونکہ وہ خدا کا موعود ہے۔



اقتباس

نجات کا سلسلہ

جس طرح سے طوفان کی تیزی کے بعد خوشنما موسم ہو جاتی ہے اور موسم گرما کے بعد بسنت آجاتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح سے خدا اپنے نجات کے سلسلے کے متعلق اپنے کلام میں کرتا ہے۔ پہلے وہ شریعت دیتا ہے۔ اس کی سختی اور پیروی کو دکھلاتا ہے اس کے بعد توبہ کی منادی ہوتی ہے۔ اور بعد اس کے مژدہ نجات بخش ظاہر ہوتا ہے۔ اور انسان خدا کی بڑی رحمت سے ہمیشہ کی زندگی تک پہونچتا ہے۔ کاؤرے

حق راہ

یہ سوال نہیں ہو کہ مذہب یا طریقہ بڑی عمدہ اور فصیح زبان میں بڑی اصلی اور علمی طریقوں اور وسیلوں سے اور فصاحت کے ساتھ بیان کیا جاوے۔ پر ضروری بات یہ ہے کہ آیا وہ حق راہ ہے کہ نہیں؟ جب ہم کسی منزل مقصود پر پہونچنا چاہتے ہیں تو ہم یہ نہیں پوچھتے کہ اس خوبصورت ملک یا شہر کی مشہور راہ کونسی ہے؟ بلکہ یہ کہ ٹھیک وہاں تک پہونچنے کی خاص راہ کونسی ہے؟ جس کے وسیلے سے وہاں جا سکیں۔ ہیر

خواہشات

خواہشیں انسان کی روح کی نبضیں ہیں جس طرح سے ایک حکیم نبض کے ذریعہ سے بیماری کو پہچان لیتا ہے۔ اسی طرح سے اپنی خواہشوں سے انسان پہچانا جاتا ہے۔ جس کی روح کو گناہ کا مرض لگا ہوا ہے۔ اُس کی خواہشیں اس کی روح کی حالت کو ظاہر کردینگی۔ ٹی ماٹن۔

مفید کہانی

وفاداری

گذشتہ سے پیوستہ

مس صاحبہ بیٹھی سوچ رہی اور اب سے اس عورت کے صابر چہرے کی طرف دیکھ رہی ہیں۔ اُن کے دل میں یہ خیال گزرتا ہے کہ میں مشنری ہو کر اس ملک کے بے چارے بت پرستوں کو اُس کی بابت جس نے اپنی جان دیدی اور وفاداری سے پیروی کرنے کی بابت اور بلا عذر جان نثاری کی بابت سکھانے کے لئے بلائی گئی ہوں۔ ان باتوں کے حق میں میں کس طرح اُن کے سامنے ایسا نمونہ دکھا سکتی ہوں۔ جیسا کہ اس عورت اور اس کے وفادار خاوند نے میرے سامنے دکھایا۔ اُس نے دُوسروں کے لئے اپنی جان دے دی۔ اور جب اُس نے کہا کہ ”تو میرے پیچھے آ“ تو اس کی عورت نے فوراً اُس کی بات مانی۔ اب اس عورت سے میں ایک اور نصیحت سیکھوں یعنی یہ کہ جس طرح سے کہ وہ فروتنی سے اپنے پیکسری کام میں محنت کرتی ہے۔ گویا کہ اُس کی زندگی میں کبھی کوئی خاص ماجرا نہ ہوا تھا۔ اسی طرح میں بھی اُردو زبان کے محاورے کے سیکھنے میں لگی رہوں اور اس ایک عمر میں ”وفادار۔ وفادار۔ وفادار“ نکلوں۔ اور دونوں عورتیں اپنی اپنی محنتوں میں مشغول رہتی ہیں۔ جبتک کہ دونوں کے دن بھر کا کام تمام نہ ہو۔

ضرورت

۳ ۲

ایک ہسپتال اسسٹنٹ لیڈی کی مشن ڈسپنسری منٹگمری کے لئے ضرورت ہے۔

درخواستیں معہ اسناد مس ایم ڈگلز صاحبہ کے نام آنی چاہئیں۔

مراسلات

ٹرکی و مسلمانان ہندوستان

ماشہ خُم بھرے ہوئے بیٹھے ہیں زاہد ہیں
پر کیا کریں کہ مہر ہے منہہ پر لگی ہوئی

دنیا میں جس قدر زیادہ فساد و جنگ و جدل ہوتے ہیں۔ اُن کی بنیاد عموماً مذہبی تعصب ہوتا ہے۔ مذہب کی غیرت قریباً ہر ایک مذہبی انسان میں ہونی لازم ہے۔ مگر ایسی نہیں کہ جس سے انسان بالکل اندھا ہی ہو جاوے کہ راست و ناراست حق و باطل میں فرق ہی نہ کر سکے۔ جیسا کہ ہمارے ہندوستان کے محمدی بھائی کر رہے ہیں۔ جب اٹلی اور ٹرکی میں طرابلس پر جنگ شروع ہوئی ہمارے برادران وطن کو ایسا جوش اُٹھا کہ توبہ توبہ۔ کونسی بد زبانی تھی اور کونسی گالی تھی جو اٹلی کو نہیں ملی؟ یہ جوش یہانتک بڑھا کہ مدراس احاطہ کے کسی جگہ کے محمدیوں نے وہاں کے مسیحیوں کا مار مار کر اس شہر سے نکالدیا کہ اٹلی کے عیسائی ترکوں سے جنگ کرتے ہیں۔ اس تعصب کی بھی کچھ حد ہے؟ اس وقت کہا جاتا تھا کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔ اٹلی کی حقیقت ہی ترکوں کے مقابلہ میں کیا ہے؟ واقعی یہ بات سچ بھی ہے آخر تک جنگ کو جاری رکھنے کی قسم کھائی تھی۔ کہ چپہ بھر زمین طرابلس الغرب سے اٹلی کو نہیں دیجائے گی۔ آخر کیا ہوا نتیجہ سب کو معلوم ہے؟ اب ترکوں کی فتح ہوگئی۔ چونکہ اٹلی کا مالی اور جانی سخت نقصان ہوا۔ اب خدا واسطے ترکوں نے طرابلس اٹلی کے حوالہ کردیا دشمن سے نیک سلوک اسی کا نام ہے۔ مرحبا مرحبا ہم بھی آپ کی داد و دہش کے قائل ہوگئے۔

اب دریاستہائے بلقان کا جھگڑا ترکی سے شروع ہوگیا۔ وہی گالی گلوچ وہی بد زبانی۔ وہی کوسنا۔

دہی بددعائیں مسیحیوں کے واسطے جاری ہوگئی ہیں اب اے مسلمان بھائیو خدا لگتی کہو کہ ریاست ہائے بلقان ٹرکی کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتی ہے؟ یہ تو ایسا ہی ہے جیسا کہ پنجاب کی ریاستہائے پھلکیاں گورنمنٹ برطانیہ کے مقابلہ پہ ان کی کیا طاقت ہے؟ ترکوں کا مقابلہ کرنے کی آخر کوئی ایسی ہی مصیبت پیش آگئی ہوگی جس کے واسطے وہ بیچارے مرنے مارنے کو کھڑے ہوگئے۔

نہ وانی کہ چوں گربہ عاجز شود۔
برآرد بچنگال چشم پلنگ۔

سلطنتوں کے معاملات نہایت نازک ہوتے ہیں۔ آپ جو سلطنت برطانیہ کے وزیر خارجیہ کو کوستے ہیں تو اس کا سبب۔ پرائی آگ میں کون کودتا ہے؟ گورنمنٹ انگریزی کا ایسے دور دراز ملک کے ساتھ کیا واسطہ؟ جہاں وہ جائز طور پر مدد کرسکتی ہے کرتی ہے۔ اور کرنے کو تیار ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جب اٹلی نے کعبہ پر یورش کرنے کا ارادہ کیا تو گورنمنٹ برطانیہ نے فوراً روک دیا لیکن اس قدر دور دراز علاقہ میں کیا دخل؟ خواہ مخواہ آبیل مجھے مار گورنمنٹ ہر طرح آپ کی مدد کو تیار ہے۔ ٹرکی گورنمنٹ سے دوستی کا حق موقعہ پر ادا کیا جاتا ہے۔ آپ ذرا انصاف کریں کہ مانٹی نیگرو کی ریاست جو سو میل طول اور ۸۵ میل عرض سے زیادہ وسعت نہیں رکھتی اُس کے واسطے ٹرکی کو مدد کی ضرورت؟ ایں چہ بوالعجبی ست۔ ساری ریاستیں ملکر بھی اکیلی ٹرکی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ آپ کی گالیوں سے کسی کا کچھ نہیں بگڑتا۔ آپ کو معلوم ہووے کہ جنگ کا مالک خدا ہو۔ جس کو چاہے فتح دیوے۔ چاہے بہتوں سے تھوڑوں کو نیست کردے۔ چاہے تھوڑوں سے بہتوں کو شکست دے۔ خدا کی راہ دیکھنی چاہئے۔ اور اس سے خیر و صلح کی دعا کرنی چاہئے۔ کیا آپ نے کسی مسیحی اخبار میں بھی دیکھا کہ کبھی کسی نے ترکوں کو گالی دی ہو؟ ہرگز ہرگز نہیں ہم تو دعائے خیر کرتے ہیں کسی طرح کی دشمنی بغض و کینہ اسلام سے ہم کو نہیں ہے۔

کفر است در طریقت ماکینہ داشتن۔
آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن

ہم تو آپ سب کے واسطے دعائے خیر کرتے ہیں اور گورنمنٹ بھی آپ کو کار خیر سے منع نہیں کرتی جس قدر آپ اپنے بھائیوں کی جو مسیحیوں کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں کریں۔ مبارک کام ہے کپڑوں سے کھانے سے دوا دارو سے۔ زخمیوں کی مدد سے ضرورت ہو تو ہم بھی آپ کی مدد کو تیار ہیں۔ آپ خدا کی راہ دیکھیں اور خدا لگتی کہیں۔ ہم لوگوں کی مصیبتوں سے واقف نہیں ساری گورنمنٹیں اپنا اپنا حال بخوبی سمجھتی ہیں۔

گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش
رموز مملکت خویش خسرواں دانند

راقم:۔ دعاگو۔ واعظ

مشن ہسپتال

جلالپور جٹاں

اخبار ہندوستان کے کسی گزشتہ ایشوع میں ڈاکٹر پنیل مرحوم کی نسبت لکھا تھا کہ یہ مشنری ایکسپی تھا جس نے اپنی زندگی مشن کی خدمت کے واسطے وقف کردی تھی۔ اس کے انتقال کے وقت اُس کی جائیداد ۲۰۲۰۲ پونڈ امریکہ میں تھی۔ جس کو اُس نے اپنی وصیت میں یوں تقسیم کیا (۵۰) پاؤنڈ ایک مسیحی بہاں کو دیئے جاویں (۵۰) پاؤنڈ جہان خان مسیحی ساکن بنوں کو عنایت کئے۔ باقی تمام جائیداد مسز پنیل کے نام تاحین حیات۔ بعد وفات مسز پنیل سب مشن کو دیجاوے۔ اللہ اللہ یہ لوگ ہیں جو خدا کی خدمت پر کمر باندھکر اور سر سے کفن لپیٹ کر گھر سے نکل آتے ہیں اور اپنی جان و مال روحوں کی خدمت میں سبیل للہ قربان کرتے ہیں۔ واقعی ڈاکٹر پنیل مرحوم کی زندگی ایک شہید و بے نوا کی زندگی ہے۔ ہاں یہ مسیحی زندگی ہے۔ مرحوم لاکھوں میں ایک تھا۔ ایسے ایسے جاں نثار مسیح کے فدائی روحوں کے عاشق چار کونٹ عالم میں سر سے کفن باندھے پھر رہے ہیں اگر وہ دنیا میں نام و عزت و دولت حاصل کرنا چاہیں تو شاہوں کے دربار کی زینت کے علاوہ کروڑپتی ہوجاویں۔ مگر نہیں انہوں نے اپنا سب کچھ روحوں کی بہتری کے واسطے ترک کردیا۔ روحوں اور جسموں کے بھلے کے واسطے صلیب کے بہادر سپاہی ہوکر بلا غرض خدمتیں کر رہے ہیں۔ اور خدمتیں بھی ان کی کرتے ہیں جن سے کسی طرح بھلائی کی اُمید نہیں۔ انہیں میں سے ایک افلاطون زماں۔ ارسطوئے دوراں ڈاکٹر شیلر صاحب۔

زباں پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے میری زبان کیلئے

مشنری ڈاکٹر جلالپور جٹاں ضلع گجرات (پنجاب) ہیں جو کام اس وقت مشن ہسپتال میں آپ کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ اس کے بیان کرنے سے میرا قلم عاجز ہے۔ اس مرد خدا کی حکمت اور خداداد دست شفا کی قدرت شفا بخش روزمرہ جو کچھ یہاں ہوتا ہے حیرت انگیز ہے۔ اس کی جانفشانی اور محنت اور نہ تھکنے والی طبیعت اور برداشت کا کام ایک معجزانہ مسیحی صورت رکھتا ہے۔ جو دیکھتا ہے۔ احسنت کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔

تمام غریب امیر آپ کے فیض سے یکساں فیض یاب ہو رہے ہیں ہسپتال کیا ہے واقعی دارالشفا ہے۔ کیسے کیسے مریض آتے اور صحت یاب ہوتے ہیں۔ دیکھکر شان ایزدی نظر آتی ہو کہ اُس نے کیسی قدرت انسان کو بخشی ہے۔ آنکھوں کے مریضوں کے واسطے تو ڈاکٹر شیلر کا نام مسیحائی ہے سینکڑوں نہیں ہزاروں کوس سے آنکھوں کے مریض ڈنگوری پکڑے چلے آتے ہیں۔ اندھے آتے ہیں بینا ہو کے جاتے ہیں۔ اس وقت کوئی اگر جلالپور مشن ہسپتال کو دیکھے تو حیرانی سے ششدر رہ جاوے۔ یا خدا اتنے مریضوں کی خبر کس طرح لی جاسکتی ہے؟ اتنے مریضوں کی دوا دارو کا انتظام کس طرح ہوتا ہوگا؟ اس وقت ہسپتال میں انڈور پیشنٹ (اندرونی مریض) ۱۹۰ ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی خبر لینی اور ایک ایک مریض کو دیکھنا اور ان کی سب ضرورتوں کو پورا کرنا۔ اس کے علاوہ بیرونی مریضوں کی اوسط روزانہ ۲۰۰ ان سب کا ملاحظہ کرنا ۲۰۔ ۳۰ کے درمیان روز نئے

اپریشن ہونے۔ ایسے ایسے اپریشن جن کا یقین کرنا مشکل ہے روز دیکھے جاتے ہیں۔ بیشک زندگی کا مالک خدا ہے۔ مگر یہاں اسی قدرت سے زندہ دل کو مردہ کر کے زندہ کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر ٹیلر صاحب کے ساتھ ڈاکٹر نیوٹن صاحب (فرزند رشید پادری ای۔ پی نیوٹن صاحب کہنہ لودیانہ) اس کام میں عجیب قدرت رکھتے ہیں۔ آپ نے ایک عورت کے پیٹ کے اندر سے چیر کر ساڑھے پانچ پاونڈ رسولی نکالی جس کو میں نے بچشم خود دیکھا ہے۔ عورت صحت یاب ہو کر سلامتی سے اپنے گھر پہنچی۔ اسی طرح ایک آدمی کا پیٹ چاک کر کے انتڑیوں کو باہر نکالدیا۔ اُن کو صاف کیا۔ ایک انتڑی کو چیر کر سی دیا۔ پھر انتڑیوں کو ٹکانے رکھ کر پیٹ سی دیا۔ وہ صحت یاب ہو کر اپنے گھر چلا گیا۔ ابھی ہفتہ عشرہ کا ذکر ہے کہ ڈاکٹر ٹیلر صاحب نے ایک جوان کے گردے کا اپریشن کیا جسکو عرصہ سے سخت درد گردہ تھی۔ آپ نے چیر پھاڑ کر گردہ نکالکر اس کے ہاتھ میں دیا (میں کہتا ہوں کہ ڈاکٹر ہیں کہ قصاب ہیں) خدا نے اس جوان کو سلامتی بخشی۔ اب وہ ایک ہی گردہ سے صحیح وسالم ہے۔ یہاں تو روز ایسے ایسے عجیب کرشمے ہوتے ہیں جنکے بیان کو ایک دفتر چاہئے۔

آنکھوں کے علاج میں تو ڈاکٹر ٹیلر صاحب کے ہاتھ دراصل خداوند یسوع کی قدرت ہے۔ وہی اپنے بندے سے عجیب کام لیتا ہے۔ آج اگر ڈاکٹر صاحب موصوف سرکاری ملازم ہوتے تو لکھ پتی ہوتے۔ مگر نہیں وہ بلا غرض روحوں اور جسموں کی خدمت کرتے ہیں۔ سوائے اپنے معمولی مقررہ مشن کے وظیفہ کے ایک کوڑی کے روادار نہیں۔ اگر کوئی مریض اپنی خوشی سے دیتا ہے تو وہ سب ہسپتال کو دیا جاتا ہے۔ آپ اگرچہ مشن کے متعلق کام کرتے ہیں۔ مگر آپ کے کام کی قدر گورنمنٹ میں اس قدر ہے کہ گذشتہ شاہی دربار دہلی کے موقعہ پر مہاراجہ ادھیراج شہنشاہ جارج پنجم دامت ملکہا وسلطنتہا نے ایک سنہری تمغہ خوشنودی مزاج کا عطا فرمایا۔

ہسپتال کا اسٹاف۔ ہسپتال کا خرچ اور ہسپتال کا فیض دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل بورڈ اس کا خبر ہیں کیا امداد فرماتے ہیں۔ مگر اسٹاف کا خیال فرمائیے۔

میڈیکل ڈاکٹر ولایت کے سند یافتہ ایم ڈی ڈاکٹر ٹیلر ڈاکٹر نیوٹن صاحب	۲
سب اسسٹنٹ سرجن	۲
سب اسسٹنٹ سرجن آنریری لیڈی ڈاکٹر	۱
کمپونڈر و ڈریسر	۹

وارڈ کلی مہتر بہشتی الگ ہیں۔

مریضوں کی تعداد میں گن ہی نہیں ادریکھ آیا ہوں۔ ہزاروں روپیوں کا خرچ ماہوار جو مشن سے دیا جاتا ہے۔ جو چندوں سے پورا کیا جاتا ہے۔ علاج ہندو اور مسلمانوں کا۔ جالندھر کی میونسپل کمیٹی۔ یکصد روپیہ قدر سالانہ مرحمت فرماتی ہے۔ واہ واہ جو ماہوار آٹھ روپیہ اور چند آنے پائی ہوتا ہے۔ جس سے ایک دن کی تیل بتی اور پٹیوں کا خرچ بھی پورا نہیں ہوتا میرے خیال میں جو کام اس وقت یہاں ہوتا ہے۔ پنجاب کے کسی سرکاری ہسپتال میں بھی اس قدر نہ ہوگا تعجب ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ اور گورنمنٹ پنجاب اس کی مدد کی طرف سے بالکل بے پرواہ ہیں۔ کیا ان کو پتہ نہیں کہ خود ہمارے شہنشاہ نے آپ کے کام کی تعریف کی ذرا غور فرمانے کی بات ہے کہ جہاں (۱۸۰) اکثر مریض ہوں اُن کے رہنے کے واسطے کس قدر مکان چاہئیں۔ مگر افسوس کہ رہنے کے نہ ہونے کے واسطے مکانات کافی نہیں۔ اس وقت کوئی اگر دیکھے کہ ہسپتال کا تمام احاطہ سڑک تک تمبوں طرف خیموں اور چھولداریوں سے اٹا پڑا ہے۔ تمام کمرے بھرے ہیں۔ اور مریض دھڑا دھڑ آرہے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ انکا کسی سے طمع نہیں کیا جاتا۔ جو آوے سو آوے۔ خداوند یسوع کے نام قبول کیا جاتا ہے۔ یہ رفاہ عام کا کام ہے۔ کسی نفع کے واسطے نہیں۔ صرف گورنمنٹ کی رعایا میونسپل بورڈ ڈسٹرکٹ بورڈ۔ کے لواحقوں۔ دوستوں۔ بھیوں بھائیوں بہنوں کے واسطے ہے۔ کیا آپ اپنی مدد بھی نہیں کرینگے۔ افسوس ہے۔ التماس ہے کہ گورنمنٹ کو خاص خود پر اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اور ایک گرانقدر سالانہ امداد اسکو مرحمت فرمانی چاہئے۔ غریبوں کا بھلا ہوگا۔ یہاں زیادہ غریب فیضیاب ہوتے ہیں۔ دولتمند تو سب جگہ اپنا کام کر لیتے ہیں۔ مگر غریب بیماروں کو کون پوچھتا ہے؟

ناظرین آپ نے دیکھا۔ یہ ہیں مسیح کے خادم جو بغیر نفع کے دوسروں کے بھلے کے واسطے اپنے آپ کو خرچ کرتے ہیں۔ یہ مسیح کے واسطے ہے۔ یہ محبت کا تقاضا ہے۔ یہ سچ بات ہے کہ جن کی یہ خدمت کرتے ہیں وہ اُن کو پیار نہیں کرتے۔ لیکن حقیقی محبت یہی ہے کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو۔ یہ محبت کے بندے ہیں محبت اُن کو آرام نہیں لینے دیتی۔ یہ دن رات روحوں اور جسموں کے لئے بے چین رہتے ہیں۔

محبتیست کہ دل را نمے دہد آرام
وگرنہ کیست کہ آسودگی نمے خواہد

راقم۔ ایک مسافر۔ وزیٹر

پولوس رسول کا خط رومیوں کے نام

اباب۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶ آیت

میں یونانیوں اور غیر یونانیوں۔ داناؤں اور نادانوں کا قرضدار ہوں۔ پس میں تم کو بھی جو روم میں ہو خوشخبری سنانے کے لئے حتی المقدور تیار ہوں۔ کیونکہ میں انجیل سے شرماتا نہیں۔ اس لئے کہ وہ ہر ایک ایمان کے واسطے پہلے یہودی پھر یونانی کے لئے نجات کے لئے خدا کی قدرت ہے۔

میں نے موجودہ زمانے کی ضرورت کے موافق" مناسب جانا کہ آیات متذکرہ بالا کو ہدیہ ناظرین نذر انتشال کروں امید ہے کہ ناظرین مقدس رسول کی اس گہری زندگی کے تجربے پر غور کرینگے۔

قرض دار۔ رسول کہتا ہے میں یونانیوں اور غیر یونانیوں داناؤں اور نادانوں کا قرض دار ہوں۔ یہاں روپیہ پیسہ کے معاملات میں رسول اُن کا قرض دار نہیں بلکہ خداوند مسیح کی بشارت کو ان تک پہونچانے کے لئے وہ اُن کا مقروض تھا۔ اُس کی مسیحی زندگی کا تجربہ گویا اُسے بتلا رہا ہے کہ تو مسیح کی محبت کا قرضدار ہے۔ تو نے مسیح کی محبت اور اُس کے بیش قیمت کفارے کو جو تو نے مسیح میں پایا۔ اس کی نایاب بخشش کو یونانیوں اور غیر یونانیوں۔ داناؤں اور نادانوں کو ترے دینا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مقدس رسول کی تمام زندگی کی دوڑ اسی قرض کے ادا کرنے میں ختم ہوئی۔ رسول ہمیں یہاں پر عجیب قسم کا مقروض نظر آتا ہے۔ یہ ایسا عجیب قرض تھا جس سے اس مقدس رسول نے کچھ نہیں پایا ان کو اس نے دیا دنیوی قرض سے یہ قرض بالکل علیحدہ ہے۔ دنیا میں جو کچھ ہم دیتے ہیں کبھی اس سے زیادہ یا آنا لے لیتے ہیں۔ مگر یہ قرض وہ ہے کہ جس سے ہم نہیں لیتے ہم نے انہیں کو دینا ہے۔

ہم تمام مسیحی بھی رسول کی مانند سب کے قرض دار ہیں ہم نے خداوند مسیح کی بشارت کو غیر قوموں تک پہونچانا ہے مسیح کے مقدس کفارے کو ہم نے دنیا کے لوگوں کے آگے پیش کرنا ہے۔ کیونکہ ہم ان کے قرض دار ہیں۔

اس زندگی کا تجربہ جس سے ایک مسیحی اپنے آپ کو مسیح کی بشارت کو غیر قوموں تک پہونچانے کے لئے قرضدار سمجھتا ہے۔ مسیح کی مقدس زندگی کو اپنے اندر لینے سے پیدا ہوتا ہے۔ جب کہ ہم اس بات کو محسوس نہیں کرتے کہ ہم نے نجات پائی اور مسیح کے بیش قیمت کفارے سے ہم بچ گئے۔ ہم گہرے طور سے کبھی اس بات کو اپنے اندر محسوس نہیں کرینگے کہ ہم مسیح کی بشارت کی رو سے غیر قوموں کے قرضدار ہیں۔ اسلئے اُس کا احساس مسیح کی خالص محبت میں شروع ہوتا ہے اور جلال میں ختم ہو جاتا ہے۔

حتی المقدور تیار رہنا۔ جب ہم اس بات کو اپنے دل کے اندر محسوس کرتے ہیں کہ ہم مسیح کی بشارت کی رو سے غیر قوموں کے قرض دار ہیں تو غیر قوموں کو مسیح کی خوشخبری سنانے کے لئے حتی المقدور تیار رہیں گے۔ اور ہمارے دل کے اندر ہر وقت اس کام کے لئے ایک خواہش موجود رہے گی۔ جیسا کہ مقدس رسول رومہ والوں سے کہتا ہے کہ میں تم کو بھی خوشخبری سنانے کے لئے حتی المقدور تیار ہوں۔ اس تیاری میں ایک حقیقت کا اظہار ہے۔ وہم نہیں ہے۔ رسول اپنے آپ کو حقیقت میں قرض دار سمجھتا ہے۔ اور وہ سب کو مسیح کی بشارت سنانے کے لئے حتی المقدور تیار ہے۔ بلکہ اُس کے بارے میں رسول کی خواہش جو اس کی دعا سے ظاہر ہوتی ہے وہ ایسی ہے جس پر غور کرنا ہمارا فرض ہے۔ چنانچہ رسول کہتا ہے "اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یہ درخواست کرتا ہوں کہ اب آخرکار خدا کی مرضی سے مجھے تمہارے پاس آنے میں کسی طرح کامیابی ہو کیونکہ میں تمہاری ملاقات کا مشتاق ہوں تاکہ تم کو کوئی روحانی نعمت دوں"؟ کیسی زبردست خواہش رسول کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے۔ کاشکہ ہم میں سے ہر ایک مسیحی کی زندگی میں یہ زبردست خواہش پیدا ہو۔ کیونکہ ملک ہندوستان میں مسیح کی بشارت کو پھیلانے کے لئے ایسی ہی زبردست خواہش کی ضرورت ہے۔ ہم اپنی دعاؤں میں ہمیشہ خداوند سے یہ درخواست کریں کہ ملک ہندوستان کے لوگوں کو روحانی نعمت پہونچانے کے لئے جو کہ ہمارے نجی خداوند یسوع مسیح سے ہمیں ملی ہے پوری کامیابی حاصل ہو تاکہ خداوند کا جلال پورا ہو۔ ہم حتی المقدور تیار رہیں۔ اس کام کے لئے کہ کوئی روحانی نعمت ہندوستان کے لوگوں کو پہونچائیں۔ یہ ہر ایک مسیحی کا فرض ہے۔ اب چاہے کوئی مسیحی اس فرض کو پہچانے یا اس سے بالکل لاپرواہ ہو جاوے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ خداوند کے دن ہمیں جوابدہی کرنی ہوگی۔ جسے زیادہ دیا گیا اس سے زیادہ حساب لیا جائیگا۔ اور جسے کم دیا گیا اس سے اسی کے مطابق حساب لیا جائیگا۔

میں انجیل سے شرماتا نہیں – مقدس رسول کا یہ فقرہ ہم مسیحیوں کے لئے کیسا پیارا فقرہ ہے۔ بلکہ حقیقت میں یہ پیارا فقرہ ہم سب مسیحیوں کی جان ہے۔ جس مقدس رسول نے یہ کہا اس نے انجیل کے پیچھے بہت دکھ اٹھائے۔ یہاں تک کہ وہ اسی مسیح کی بشارت کی خاطر مارا بھی گیا لیکن کیا کوئی زمانہ اس کی بابت یہ شہادت دے سکتا ہے کہ وہ کبھی انجیل سے شرمایا ہرگز نہیں۔ اس نے اپنے نجات دہندے کی بشارت کو جو اس کے رگ و ریشہ میں سمائی ہوئی تھی گنہگاروں کے آگے پیش کیا۔ اُس کا دل ہمیشہ اس بات کے لئے بیقرار رہتا تھا کہ گنہگار ہلاک نہ ہوں۔ اس مقدس رسول کی ایسی زبردست خواہش تھی کہ اُس نے کہا کہ اگر میں مسیح سے محروم رہ جاؤں تو رہ جاؤں۔ مگر یہ سب لوگ مسیح کے مقدس کفارے سے بچ جائیں۔ جب تک یہ زبردست خواہش ہمارے دلوں کے اندر پیدا نہ ہوگی۔ ہم مسیح کی خدمت کو اپنا فرض جانکر بھی انجام دے نہیں سکتے۔ ہمارے دلوں کے اندر سرد مہری اسی وقت شروع ہوتی ہے جبکہ ہم اپنے فرائض سے لاپرواہ ہو جاتے ہیں۔ اور جب ایک مسیحی اپنا فرض نہیں پہچانتا بلکہ اس سے لاپرواہ ہے تو ضرور ہے کہ وہ انجیل سے شرمائے یہ حالت ہلاکت کی حالت ہے۔ ایسا شخص زمانے کی ان خوفناک لہروں میں ڈگمگا رہا ہے۔ جن کا انجام ہلاکت کے ابدی سمندر میں ہوگا۔ میری بڑی زبردست خواہش ہے کہ۔ ملک ہندوستان کے مسیحیوں میں سے کوئی مسیحی ایسا نہ ہو جو انجیل سے شرمائے۔ بلکہ مقدس رسول کی طرح ہر ایک یہ کہنے والا ہو کہ میں انجیل سے شرماتا نہیں۔ اس لئے کہ وہ ہر ایک ایمان لانے کے واسطے پہلے یہودی پھر یونانی کے لئے نجات کے لئے خدا کی قدرت ہے۔

میرے عزیز بھائیو جب تک ہم اس دنیا میں ہیں ہم مسافر نہیں ہیں۔ وہ لوگ غلطی کرتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم مسافر ہیں۔ بلکہ جہاں تک میرا ناقص خیال ہے وہ یہ ہے کہ ہم خداوند کے کھیت میں اس کے کارندے ہیں۔ اس نے اپنا تمام کھیت مسیحیوں کے سپرد کیا ہے۔ کہ ہم اس کی فصل کو



تیار کریں۔ اُس کے کھیت میں بیج بوئیں۔ ہم خداوند کے کھیت میں کام کرنے والے ہیں۔ اس کے کارندے ہیں۔ اور کارندہ مسافر نہیں ہوا کرتا۔ ہم زندگی کے کھیتوں میں پھر رہے ہیں۔ ہمارے چاروں طرف زندگی ہی زندگی ہے۔ ہم نے زندگی کے چشموں پر اپنے قرض کو ادا کرنا ہے۔ جو کھیت کے مالک سے لیا ہے۔ اس قرض کے ادا کرنے میں ہم نے حتی المقدور تیار رہنا ہے۔ ہم نے اس کھیت کے مالک کی منادی سے شرمانا نہیں ہے۔ کیونکہ وہی نجات پانے والوں کے لئے خدا کی قدرت ہے۔

از خیالات۔ جارج ملٹن تائب از بٹالہ۔

مذہب کا ماضی و مستقبل

گزشتہ سے پیوستہ

اور اسی پر مسیحیت کی بنیادی نیو رکھی گئی۔ پھر خداوند مسیح کے صعود فرما جانے کے بعد مسیح کے رسول اس کی صورت میں خدمت کرتے رہے۔ لیکن ایک صدی کے گزرنے کے بعد مسیحیت کی بنیادی نیو لوگوں کے اپنے خیالات کے مطابق بننی شروع ہوئی۔ اور مسیحیت کی تقریر میں فرق کا امکان پیدا ہو گیا۔ اور کچھ صدیوں کے بعد پوپیت کے زمانہ میں اس کی صورت بالکل بگڑی اور جسمانی تحکم کی بنیاد کا آغاز ہوا۔ لوتھر کے زمانہ میں پھر اُس کی اصلاح کی گئی۔ لیکن وہ ایک سنبھالا تھا۔ کیونکہ آنے والی صدیوں نے اُس زبردست ریفارمر کی کوششوں کو خاک میں ملا دیا۔ کیونکہ

موجودہ مسیحیت۔

اس بات کی شاہد ہے کہ اُس نے کسی قدیم مسیحیت کی بے غرضانہ خدمت کو جو جسمانی طور سے نفع کے لئے نہ تھی۔ اپنے لئے نفع نہ پایا۔ اگر موجودہ مسیحیت کی عملی زندگی کو دیکھا جائے تو وہ ہم بلکہ بالکل کم تعداد میں نظر آتی ہے۔ وہ محبت نہیں جو اس کے بنیادی اصول میں دیکھی جاتی ہے۔ وہ سرگرمی نہیں جو شروع صدی میں اس کے اندر پائی جاتی تھی۔ گویا۔ اس وقت موجودہ مسیحیت میں جتنی باتیں شامل ہیں قدیم مسیحیت کے متضاد ہیں۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ خرابی کیوں ہوئی؟

اس کا تجربہ آپ قانون قدرت میں دیکھ سکتے ہیں۔ آپ پانی کے ایک قطرے بند ہوا میں رکھ دیں۔ چند دنوں میں سڑ کر بدبودار ہو جائیگا جتنی مقدار میں آپ پانی رکھینگے۔ اتنی ہی مقدار میں بدبو زیادہ ہوگی۔ یہ بو باہر سے نہیں آئی۔ پانی کے اندر ہی سے پیدا ہو گئی ہے پس یہ خرابی بھی مسیحیت کے اندر ہی سے پیدا ہو گئی جس کا بڑا سبب یہ ہے کہ ہم نے عملی زندگی کو کھو دیا ہے اور اب جو مسیحیت موجود ہے وہ قدیم مسیحیت کو دیرپا رکھنے کے لئے ہے ورنہ اس کی سرسبز زندگی اس سے جاتی رہی ہے۔ اس کے پتے زائل ہو کر گر رہے ہیں اور رفتہ رفتہ اس خوبصورت درخت کی جڑ کے سوا کچھ نہ رہیگا۔

نئی نیچر۔ پھر ایک ایسا دور آئیگا کہ جس میں مسیحیت پھر بحال ہوگی۔ اور وہ خداوند یسوع مسیح کی دوبارہ آمد ہے اس وقت سب کچھ نیا ہوگا۔ حتیٰ کہ زمین اور آسمان چاند اور سورج بلکہ سب کائنات نئی ہوگی۔ کیونکہ نیچر میں بھی دن بدن کمزوری پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور نقطۂ خیال سے ایک زمانہ ایسا آئیگا۔ جبکہ نیچر کی موجودہ صورت نہ رہیگی۔ بلکہ یہ زائل ہو کر پھر بحال ہوگی۔

پس موجودہ تجربہ ہم کو یہ سکھاتا ہے کہ مذاہب اپنے لاکھوں سالوں کی مسافت طے کرنے کے بعد از روئے خیالات بالکل بدلجاتے ہیں اور اُن میں بنیادی اصول کا فقط برائے نام رہجاتا ہے۔ اور وہ بھی اس لئے کہ قدیم حالت دیرپا ہے

از خیالات جارج ملٹن تائب لودیانوی
حال مقیم بٹالہ۔

۲ ضرورت ۲

دو عورتوں کی ضرورت ہے۔ ایک بائیبل وومن ہسپتال کے کام کے واسطے اور دوسری مٹیرن یتیم لڑکیوں کے واسطے درخواستیں مس سٹرکلینڈ صاحبہ ترن تارن پنجاب آنی چاہئیں

انتقال پرملال

کبھی تو غم ہے کبھی خوشی ہے عجب یہ دنیا کا حال دیکھا
کسی تو ساعت میں خوب راحت کسی میں رنج و ملال دیکھا

نہایت افسوس کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے کہ دہرہ دون اے پی مشن کے پاسٹر پادری پربھو دت صاحب کی دختر نیک اختر بنام ملی دت واقعہ ۲۰ اکتوبر سن حال بوقت گیارہ بجے دن کو اس جہان فانی سے ملک جاودانی کو کوچ کر گئی۔ دختر مرحومہ ۱۸۹۰ء میں پیدا ہوئی اور وومنس گرلس ہائی اسکول الہ آباد میں تعلیم پائی۔ بعدہٗ لودیانہ میڈیکل سکول میں داخل ہوئی بہن مرحومہ دینی خدمات اور باتوں میں برابر حصہ لیتی رہی۔ وہ ایک ہونہار اور نیک چلن مستعد لڑکی تھی۔ پر افسوس میڈیکل کی خواندگی نے اُس کو یہاں تک گرا دیا کہ وہ اس جہان سے چل بسی۔ ہرچند والدین اور دیگر دوستوں کی طرف سے اُس کی شفایابی کے واسطے بہت کچھ کوشش اور حفاظت عمل میں لائی گئی۔ پر مرضی الٰہی سے کسکو چارہ و یارا ہے۔ بقول شخصے

عقل و تدبیر کچھ نہیں چلتی
موت آئی ہوئی نہیں ٹلتی۔

مرنے سے قبل ذیل کی باتیں والدین سے بیان کیں اے خدا میں تیرا شکر کرتی ہوں کہ تو نے جب گرلس سکول میں رکھا تو وہاں بھی جو میں کر سکی تو نے اپنی خدمت لی اور جب میڈیکل سکول میں گئی تو وہاں بھی کچھ نہ کچھ اپنی خدمت لی تو بھی جیسا چاہئے تھا میں نے سرگرمی سے نہیں کی پر اب تو جانتا ہے کہ میں نے کیسا ارادہ کیا تھا کہ تھانیسر میں کس طرح تیری خدمت کرونگی پر اب تو دل چاہتا ہے کہ میں تیرے پاس آ کر خدمت کروں تو تیری مرضی پوری ہو۔ تھانیسر وہ جگہ ہے جہاں مرحومہ کے والد

ہوم مشن کے سپرنٹنڈنٹ ہوکر جانے والے ہیں۔

"میں تیرا شکر کرتی ہوں کہ تو نے تھوڑے دن کی بیماری دی کہ جس میں اب تیرے بہت نزدیک ہو جاؤں۔ میں تیرا شکر کرتی ہوں کہ تو نے مجھ کو ایسے والدین دیئے جنہوں نے میری پرورش کی اور بیماری میں دل سے میری تیمارداری اور حفاظت کی" پھر اپنی والدہ کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا "خدا آپ کے ساتھ ہو" یہ کہہ کے فوراً مسیح میں سوگئی اور اپنے والدین اور بہن بھائیوں کو داغ مفارقت دیکر غم والم میں چھوڑ گئی۔

مرغ دل مت رو یہاں آنسو بہانا منع ہے۔

۲۰ اکتوبر صبح کے آٹھ بجے جنازہ اٹھایا گیا۔ دفنانے کی رسم پادری کیلسو صاحب نے ادا کی۔ صاحب موصوف نے لحد پر حاضرین کو چند مفید اور تسلی بخش باتیں سنائیں آپ نے بیان کیا کہ میں نے کل اس بہن کی بابت سنا کہ وہ کہتی تھی کہ اگر میں شفا پاؤں تو وہاں جاکر تیرا ہی کام و خدمت کرونگی۔ اس سے میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا کہ جب خدا کے نزدیک کسی کی زمینی خدمت پوری ہو جاتی ہے تو اس کے لئے ایک اعلیٰ خدمت آسمان پر بھی ہے۔ اور جناب مرحوم ڈاکٹر یونگ صاحب کا حوالہ دے کر کہا کہ جب ایماندار کی زمینی خدمت اختتام پاتی ہے تو اس کے بعد اُس پرجلالی اور دائمی خدمت میں جگہ پاتے ہیں۔

آخر میں کمترین عرض کرتا ہے کہ میڈیکل کی منتظمان مہربانی کرکے داخل شدہ دیسی دختران کی محنت اور صحت کا خیال رکھیں۔ اب ناظرین سے التماس ہے کہ اس غمزدہ خاندان کو اپنی دلی دعاؤں میں یاد فرمائیں کہ خدا اُن کے پرغم دلوں کو صبر جمیل عطا کرے۔ اُسی کے نام سے ختم کرتا ہوں۔

نیک دختر تھی ملی اور پھر خدا سے جا ملی۔

راقم:۔ دعاگو گل۔ ڈیرہ دون۔

مضامین

خدمت

گذشتہ سے پیوستہ

ظاہر ہے کہ ایوب کی مصیبت میں خدا کے بہت ترس اور رحم کا معائنہ نہ کریگی اسی وجہ سے ایوب کو یہ تجربہ نصیب ہوا کہ وہ کہہ سکا میں نے تیری خبر اپنے کانوں سے سنی تھی۔ پر اب میری آنکھیں تجھے دیکھتی ہیں اسلئے میں اپنے ہی سے بیزار ہوں اور خاک اور راکھ پر بیٹھا توبہ کرتا ہوں۔" ایوب ۴۲: ۵ و ۶۔ اکثر خدا کا دیدار انسان کو زندگی کے کاروبار اور مصروفیتوں کے گرد و غبار اور شور و شغب میں نہیں بلکہ اِن کی فارغ البالی اور عالم خاموشی میں حاصل ہوتا۔ جب رات تاریک ہوتی تب آسمان کی فضا تاروں سے نورانی ہوتی اور چمکتی ہے۔ خدا آندھی بارش اور بھونچال میں نہیں بلکہ دبی اور دھیمی آواز میں ہم سے کلام کرتا ہے۔ کیا اُس میں اُس کی عجیب مہربانی اور رحمت دکھائی نہیں دیتی؟

خریداران نُورافشاں کو مژدہ

ناظرین نور افشاں کو واضح ہو کہ اگر ہر ایک پُرانا خریدار اس سال کے اپنے چندے کے ہمراہ تین نئے خریداروں کا چندہ بھی ادا کرا دے تو اُس کو نئی تصنیفات میں سے تواریخ کلیسیا کی ایک مجلد جلد مفت نذر ہوگی جس کی قیمت دو روپیہ ہے اور نیز اگر ہر ایک خریدار اپنے چندے کے علاوہ ایک نیا خریدار پیدا کرے تو اُس کو ذیل کی کتابوں میں سے ایک کتاب مفت ملیگی۔

ویدک شائستگی (رومن) قیمت ۸ر استادوں کا مددگار واسطے سنڈے سکول سبق (رومن) قیمت ۲ر بائبل یا قرآن (اُردو) قیمت ۱۰ر

یہ رعایت ۳۱ دسمبر ۱۹۱۳ء تک منظور کیگئی ہے۔

ایڈیٹر و مینیجر نورافشاں لودیانہ

پیارے ناظرین! خدا جانتا ہے کہ ان دونوں کرنے اور سہنے کی خدمتوں میں سے کون اُس کو زیادہ پسند ہے اور اُس کے جلال کا باعث۔ ان دونوں میں سے جو بھی تجھ کو دی گئی ہے کمال استقلال اور سرگرمی۔ بہادری اور تن دہی سے انجام دے کسی بات کا اندیشہ نہ کر خداوند قریب ہے جو تجھ کو جلال کا سہرا دیگا۔ والسلام

راقم:۔ پادری یوحنا خاں

از لودیانہ۔

سوال

خروج کی کتاب ۳ باب ۵ آیت جبکہ اُس نے کہا کہ یہاں نزدیک مت آ اپنے پاؤں سے جوتا اتار کیونکہ یہ جگہ جہاں تو کھڑا ہے۔ وہ زمین مقدس ہے" گرجا جو کہ عبادت کی جگہ ہے پاک ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو جوتا کیوں نہیں اتارا جاتا۔ کیا خدا کی حضوری گرجا میں ہے یا نہیں؟ اس کا جواب بندہ کو بڑی صفائی سے دیجئے مشکور ہونگا۔

از جانب نیازمند۔ خیرالدین۔ مشن سکول ٹبی پنجاب۔

رسید زر

پادری گوبند رام ۱۹۱۳ء عہ کرسچن گرلس سکول ۱۹۱۳ء عہ مسٹر ڈی۔ آر۔ ایڈورڈز ۱۹۱۳ء عہ بابو شیر سنگھ ۱۹۱۳ء عہ بابو اے او ایم گوگلینہ ۱۹۱۳ء عہ مسٹر جے ڈینی سن ۱۹۱۳ء عہ بابو دھرم سنگھ۔ ۱۹۱۳ء عہ مسٹر آر ولسن ۱۹۱۳ء عہ مسٹر مسیح دیال ۱۹۱۳ء عہ مسٹر لاورس منوم ۱۹۱۳ء عہ بابو بھولاناتھ ۳ ماہ ۱۰ر پادری ڈبلیو ٹی ٹیمپل اشتہار عہ پادری ستاو قدرہ اشتہار عہ

مس اے۔ ایم۔ کر " عہ

پادری جے۔ اے الگزنڈر " ۸ر

شعر و سخن

صدائے تربت

کل سرِ گورِ غریباں پہ جو میں جا نکلا۔
کنجِ تربت سے مرے کان میں آئی یہ صدا

بے خبر بھول نہ اس ستھرے فانی پہ ذرا
عمر کٹتے ہیں جیسے وہ ہو سرِ اسر و ہو کا

دیکھ تربت کو مری دیدۂ عبرت وا کر۔
تو بھی آئیگا یہیں ٹھوکریں صدہا کھا کر

ہیں جو منعم وہ نہ مغرور ہوں دولت کے لئے
ہیں جو محتاج نہ مغموم ہوں عشرت کے لئے

ہیں جو عاجز نہ زباں کھولیں شکایت کیلئے
جو ہنر مند ہیں گو شاں نہ ہوں شہرت کیلئے

موت سے سب کو گزر کر جب یہیں آنا ہو
تو بھلا دنیا میں کیا کھونا ہو کیا پانا ہے

مجھ سے پوچھو کوئی دنیا کا خریدار نہ ہو۔
ہائے اس نرگسِ بیمار کا بیمار نہ ہو۔

یا خدا گرم سدا اس کا یہ بازار نہ ہو
لاکھ سودے ہوں تو گاہک کوئی زنہار نہ ہو

اس پہ مفتوں نہ کوئی دیکھ ہووے یارب
قیس لیلےٰ کے لئے جان نہ کھووے یارب

مجھ کو دیکھو کہ کبھی میں بھی تھا شیدا اس کا
آہ! دل جان سے تھا چاہنے والا اس کا۔

پردم آخری جب میرا ہوا چلنے کا۔
آہ غضب! اس نے کیا مجھ سے سر اپنا وہ کا

تا لب گور مجھے یہ نہ پہنچانے آئی +
آئی بالیں پہ بھی تو آنکھیں دکھانے آئی۔

جن کو میں اپنا سمجھتا تھا وہ بیگانے تھے۔
جو مکاں میرے تھے وہ غیر کے کاشانے تھے

قول علماء کے غضب میں نے نہ کیوں مانے تھے
وقفۂ ہستی کے مرے خواب تھے افسانے تھے

بعد مردن یہ کھلا عقدۂ تہ گور مگر۔
کنج مرقد میں اذیت سے ہوں اب میں مضطر

عرض کی میں نے بہت خوب ہے یہ سارا بیاں
راز اک پوچھتا ہوں مجھ پہ کرو جلد عیاں۔

کیسی تاریکی ہے اس گوشۂ تربت میں نہاں۔
اور کیا تجھ پہ گزرتی ہے بتا خستہ جاں

آ کے کیا منکر و نکیر نے پوچھا تم سے
کیا سوال ان کے تھے؟ کیا تم نے جواب ان کے دیئے

بولی آواز ہے پر قبر مری ظلمت سے
اور جو مجھ پہ گزرتی ہو بتاؤں کیسے۔

کوئی منکر نہ نکیر اب بھی مرے یاں آئے۔
وہم تھا دہر میں جو کچھ کہ سنا کرتے تھے۔

ہاں مگر ایک ہے ایمان مسیح کی کاوش
اور ہوتی ہے بہت نیکی کی تائب پرسش

جارج ملٹن تائب لودیانوی۔
حال مقیم بٹالہ ضلع گورداسپور

پادری آر برجس صاحب جنرل سکرٹری ایس ایس یو خبر دیتے ہیں کہ برٹش سنڈے اسکول یونین کمشن کے ممبر مسٹر خلیل صاحب اور پادری ڈی رید صاحب کولمبو میں ۲۵ دسمبر ۱۹۱۲ء کو پہونچ جاوینگے۔ اور ماہ مارچ میں ہندوستان میں وارد ہونگے۔ اس کمشن کے دورے کا انتظام بڑی احتیاط سے کیا گیا ہے سکرٹری صاحب چاہتے ہیں کہ مشنری کانفرنسوں اور مستنادہ کی جماعتوں کے ذریعہ سے انکو خبر دیا دے کہ وہ اس کمشن کے خیر مقدم کیواسطے تیار ہونگے۔ اُن کا پتہ۔ آئی۔ ایس ایس یو آفس جبلپور ہے۔ کمشن کے کام پر خاص دعا کرنے کی بھی درخواست کی گئی ہے۔

انتخاب الاخبار

لڑائی کا رخ

{ قسطنطنیہ کے ۳۰ تاریخ کے پیغام میں یہ خبر قابل افسوس ہے کہ وزیر اعظم مستعفی ہوگئے۔ ایسے نازک اور اہم موقعہ پر وزیر اعظم کی یہ حرکت چہ معنے دارد؟ خبر ہے کیال پاشا وزیر اعظم مقرر کئے گئے ایک سلطانی ارشاد نافذ کیا گیا ہے جس میں جدید وزیر اعظم کو تاکید کی گئی ہے کہ لڑائی کو سرگرمی سے جاری رکھیں تاکہ فتح نصیب ہو۔ حیران ہیں کہ وزیر اعظم کو کیوں علیحدہ ہونا پڑا۔ آئندہ اخبار میں ظاہر کرینگے۔ دیگر حالات سے ظاہر ہے کہ مانٹی نگرو کے برٹش وزیر اور وزیر خارجہ سٹیمی سے ریکہ میں آئے یہاں شاہ مانٹی نگرو سے وزیر کا تخلیہ کیا۔ بلغارین جنرل پار پیکاف بھی مانٹی نگرو کے جنگی صدر میں وارد ہوا ہے۔ نوری بازار کا مقام پیولائی بھی فوج مانٹی نگرو نے فتح کیا ہے۔ لنڈن کی خبر کہ برٹش وزیر خارجہ نے وزیر جنگ۔ اور وزیر بحری سے ملاقاتیں کر کے شہنشاہ معظم سے نیاز حاصل کی۔ یہ تمام خبریں معنے خیز ہیں لیکن تفصیلات معلوم نہیں۔ بنجارسٹ سے خبر مشہور ہو کہ رومانیہ کی فوجوں کی فراہمی و آراستگی کی افواہیں مشہور ہیں۔ لیکن سرکاری طور پر ان کی تردید کی گئی ہے۔ رومانیہ کی مجلس وزارت نے قرار دیا کہ جنگی ضروریات کے لئے عظیم رقوم علیحدہ رکھی جائیں۔ اگر فوجی فراہمی و آراستگی کی ضرورت ہوگی تو کام میں لائی جائیگی۔ (عام)

تازہ ترین حالات جنگ

{ ۳۰ اکتوبر کے پیغامات میں بتلایا گیا ہے کہ سوموار کے روز نواح ایڈریانوپل میں ایک بھاری لڑائی شروع کی گئی تھی۔ اور آخری پیغامات کے بھیجنے کے وقت تک بدستور جاری تھی۔ اُمید ہے کہ اس لڑائی کا نتیجہ کاری ہوگا۔ اس عرصے میں بلغارین پیغامات رُک گئے ہیں۔ اس

سے نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ اُن کو چوٹ کھانی پڑی ہے لیکن ناظم پاشا رپورٹ کرتے ہیں کہ ترکوں کی حالت دلخواہ موافق ہے ترکی کمانڈر یہ بھی خبر دیتے ہیں کہ ایڈریانوپل کی فوج قلعگیر نے مغرب کی طرف (جانب تاراش) ایک سارٹی کیا اور ایک بلغارین بریگیڈ کو بھاری نقصان سے بھگا دیا ہے علاوہ فوج قلعگیر کے ناظم پاشا کو قریب دو لاکھ بیس ہزار ترکی فوج میسر ہے۔ ایسی عظیم فوج کے زور سے اُمید کی جاتی ہے کہ ناظم پاشا نہ فقط ایڈریانوپل کو خلاص کرینگے۔ بلکہ بلغاریہ کی شرقی فوج کے پسپا کرنے میں بھی کامیاب ہونگے۔ ناظم پاشا یہ بھی تبلاتے ہیں کہ کرک کلیسہ اور وینہ کے درمیان دو بلغارین بٹالین دیگر فوج سے کاٹ ڈالے اور بہت سپاہی قتل کئے گئے۔ ایڈریانوپل کی لڑائی کے آغاز میں طرفین کی ڈیڑھ لاکھ فوج مصروف تھی۔ ایک لڑائی مقام وینہ میں بھی ہوئی ہے۔ ترکی فوج کرک کلیسہ سے بھاگ کر یہاں جمع ہوگئی تھی یہاں کی لڑائی میں بلغارین فوج کو شکست ہوئی۔ اور ترکوں کے آٹھ سو جوان کام آئے۔ کرک کلیسہ کے نقصان کے حالات آزادانہ وسائل سے موصول ہوئے جن سے ظاہر ہے کہ ترکی فوج میں گھبراہٹ پھیل گئی تھی۔ اسی گھبراہٹ کے مارے بہت ترک بھاگتے ہوئے اپنے ہی کمانڈروں کے ہاتھ سے قتل کئے گئے۔ یہ موقعہ بہت قابل افسوس تھا۔ دوران تصادمات کے وقت ایک ترکی فوج نے دوسری فوج کو دشمن سمجھکر حملہ کیا اور نقصان اُٹھایا۔ اُس کے حالات جگرخراش ہیں جن کی تفصیل خالی از دلچسپی نہیں۔ گھبراہٹ کی وجہ سے ۳۰ ترکی افسر و سپاہی نشانہ بندوق بنائے گئے۔ تاکہ انضباط قائم رہے۔ یہاں کی لڑائی کی پہلی منزل نہایت سخت تھی۔ لیکن بلغارین فوج بزور سنگینوں کے قدم بقدم بڑھی آتی تھی اور اس درجہ قریب تھی کہ رفلوں سے مُگدروں کا کام لیا۔ خنجر یاتاغان اور چھریاں استعمال کی گئیں۔

غربی میدان جنگ کی خبروں سے ظاہر ہے کہ نووی بزار کا تمام علاقہ سنجک ترکوں سے خالی کر دیا گیا ہے۔ اور سرویہ و مانٹی نگرو کے سپاہی جری فوجوں سے ملنے کو آزاد ہوگئے ہیں۔ سروین پیغامات میں ایک بڑی فہرست شہروں اور قصبوں کی دی گئی ہے جو کہ مقدونیہ میں فتح کئے گئے ہیں۔ ان مقامات کے نام حسب ذیل ہیں:-

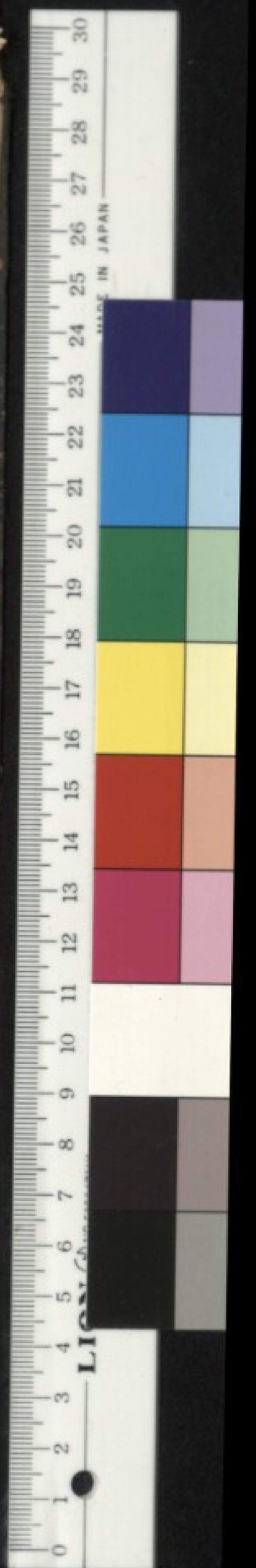
پریپول - نووا وارش - سائی منظرو - نووی بازار - مثروونٹزہ - ووچی ٹرین - پرشٹینہ - پرشادی - جیلان - فرسیووچ - کومانادو - ایگری - پلانکہ - کرٹادو - کوشانا - سکوپ - کوپریل - اشتیپ - ان مقامات میں ایک لاکھ ۲۰ ہزار ترکی فوج تھی - پسماندہ سپاہ منتشر حالت میں بھاگ گئی سروین نے دو سو توپیں اور ہزاروں رفلیں چھینیں - مفتوح مقامات کی آبادی معہ مسلمانوں کے بخوشی سروین حکومت قبول کر رہی ہے۔ ہر جگہ کاروبار جاری ہے۔ اور انتظام حکومت بلگریڈ کا قایم کیا گیا ہے۔ اسی طرح بلغارین بھی مقبوضہ شہروں میں بنیک ایجنسیاں قائم کر رہے ہیں۔ کومانادو میں ۳۰ ہزار ترکی سپاہی تھے جن میں سے چھ ہزار قتل کئے گئے۔ سروین ۲۰ ہزار تھے ۔۳ قتل ۔۔۔ زخمی تھے۔ یونانی فوج کی نسبت خبر ہے کہ دیبا کا شہر فتح کیا وہ ایڈریانوپل سے چالیس میل پر ہے یہاں کوئی مقابلہ پیش نہیں آیا۔ مانٹی نگرو کے پیغامات میں ایک بے ایمانی کی خبر دی گئی ہے۔ وہ شینمی سے موصول ہوئی ہے سقوتری سے مشرق جانب ایک جماعت ترکوں نے صلح کے سفید جھنڈے دکھائے اور مانٹی نگرو کی فوج کے قریب آئے۔ جس نے یہ سمجھا کہ اطاعت کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا قریب آنے میں مزاحمت نہ کی۔ نہایت قریب پہنچکر ترکوں نے بازہیں مارنا شروع کیا اور برچھوں سے حملہ آور ہوئے اس طرح تین سو مانٹی نگرو جوان مقتول و مجروح تھے۔ مانٹی نگرو کے غصے کی حد نہیں تھی۔ اُنہوں نے چار طرف سے گھیر کر ان ترکی سپاہیوں کو نیست و نابود کر ڈالا۔ (ع)

جاپانی ہوٹل

جنگ روس و جاپان کے بعد جاپان کا نام آسمان شہرت پر سورج بن کر چمک رہا ہے۔ پہلے جتنی گمنامی اور فراموشی کی حالت میں تھا ویسا ہی اب بچہ بچہ جاپان کو جانتا ہے۔ صنعت و حرفت تجارت و تعلیم۔ ہمدردی اور اخلاص کی باتوں کے تئے جاپان خصوصاً قابل ذکر ہے۔ مکانات کی صفائی عجیب بناوٹ مسافروں اور اجنبیوں سے حلم و انکساری سے پیش آنا ایسی چیزیں ہیں جو خود بخود ایک ملک کی نیکنامی کا باعث ہوتی ہیں۔ کسی جاپانی بندرگاہ پر آپ کا جہاز پہونچے تو آپ دیکھینگے کہ کنارہ پر جہاں تک نظر کام کرتی ہے۔ سرخ سبز زرد ارغوانی۔ آسمانی اور سیاہ مختلف قسم کی کاغذی جھنڈیاں ہاتھوں میں پکڑے رکشا کرنے والے آپ کے انتظار میں تیار ہیں۔ ہر ایک جھنڈی پر ہوٹل کا نام اور مختلف آرائشوں کا تذکرہ ہوگا۔ گویا وہ ہوٹل والوں کا اشتہار ہے۔ جس جھنڈی والے کے ساتھ آپ ہولیں وہ آپ کو اپنے رکشا پر بٹھالیگا اور سیدھا بلا پوچھے اس ہوٹل میں لیجائیگا۔ ہوٹل نہایت پاکیزہ صاف ستھرے ہوتے ہیں مختصر سا باغیچہ ہوتا ہے۔ پہلے دروازہ اس کے اندر داخل ہوں تو سامنے ایک سنتری پہرہ دے رہا ہوگا۔ برآمدے میں نرخنامہ لٹک رہا ہوگا۔ اس کے مطابق جبتک آپ ہوٹل میں ٹھہریں مالک کو رقم ادا کرتے رہیں۔ رو نے جھگڑنے کی یہاں تک مخالفت ہے کہ اگر کوئی مسافر مالک ہوٹل سے ادائگی رقم کے لئے اصرار کرے اور مقدمہ مجسٹریٹ تک جاوے تو فریقین کو سزا دیجاتی ہے۔ پہلے مسافر کو جوتہ اتار کر ایک بڑے ہال میں بٹھایا جاتا ہے۔ جس کے آگے سنتری ہوتا ہے۔ مسافر بوٹ اُتار کر اندر جاتا ہے نوکر جھٹ گرد و غبار صاف کرکے بوٹ پر پالش کر دیتا ہے۔ اندر ہر قسم کا سامان آرائش مہیا ہوتا ہے۔ ۵۰ ڈالر فی یوم خرچ وضع کیا جاتا ہے (ل)

مانٹینگریوں کی کامیابی

مانٹینگری فوجیں سٹیلا میں سروی فوجوں سے مل گئی ہیں۔ جنرل وکوٹش رو گوا میں خندقیں لے لی ہیں۔ جنہوں نے ایپک کی سڑک مسدود کر دی ہے۔ اور دو توپیں بھی حاصل کی ہیں اور اب ایپک سے بڑھ رہا ہے۔



دیگر کتب

حل مشکلات	پروفیسر جمیس آر صاحب حصہ اول ۶ر +
تحقیق بائبل	مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب ۔ ۴۰ر +
طالبان حق	کپتن فیر صاحب ڈی ۔ ڈی ۔ ۹ر +

سوال وجواب

	قیمت	
فارسی اردو		۶ پائی
رومن اردو	"	۶ پائی
گورکھی	"	۶ پائی
بچّوں کی پرورش	"	۱ر
تواریخ بائبل	"	۱۲ر
حیاتِ مسیح	"	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	"	۸ر
سبد غزلیں اُردو	"	۱ر
گورکھی	"	۱ر

۱۔ اسلام میں مسیح ۱ر	۴۔ وشنو کے دس اوتار ۲ر
۲۔ ینابیع القرآن ۳ر	۵۔ آواگون یا آئندہ زندگی ۱ر
۳۔ بائبل یا قرآن ۱۰ر	۶۔ تناسخ کا کھنڈن ۲ر

۷۔ سیر ہند مع تصویرات اُردو عہ

کوئی گھران سے خالی نہیں ہونا چاہئیے کیونکہ ان کے مطالع سے ہر گھر کے لئیے امداد مل سکتی ہے

۱۔ رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر

۲۔ تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر ۶ر +

۳۔ دولت لازوال اُردو ۳ر ۔ ۵ر ۔ ۸ر

رومن اُردو ۸ر +

۴۔ عزت بے مثال اُردو ۳ر ۔ ۵ر ۔ ۸ر

رومن اردو ۸ر +

۵۔ اصلاح اخلاق ۴ر +

۶۔ ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر +

۷۔ شادی کی بابت خیالات ۱ر +

۸۔ سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +

۹۔ صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۱۰۔ رہنمائے تعلیم رومن اُردو ۴ر +

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای ۔ ایم ویری صاحب آنزیری سکرٹیری سی ۔ ایل ۔ ایس بذریعہ وی ۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

تواریخ کلیسیا

دی ہسٹری آف دی چرچ

یہہ کتاب ترمیم کر کے بنام کلیسیا کی تواریخ کا اختصار جو کہ ۱۸۸۶ء میں چھپی تھی ۔ پادری ۔ ای ۔ ایم ویری صاحب ڈی ۔ ڈی نے جسوقت وہ تھیالوجیکل سمنری سہارنپور میں پروفیسر تھے ۔ تیار کی تھی یہہ ترمیم شدہ کتاب بہت جلد تیار ہو جائیگی ۔ اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے درج ہیں ۔ یہہ نہ صرف ٹکسٹ بک ہو ۔ بلکہ عام ناظرین کے لئے دلچسپ کتاب ہو ۔ قیمت فی جلد ۱۲ر +

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی پیارا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پہ چھپتا ہے ۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں ۔ تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں ۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے ۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ۔ نمونہ چار آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام پادری ای ۔ ایم ویری ڈی ۔ ڈی ۔ آنزیری سکرٹیری سی ۔ ایل ۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

خضاب لاجواب

دلپسند خاص وعام

یہہ تیل ہی تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگادو لگاتے ہی سفید بال کالے بھورے ہوجاتے ہیں بال ویسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں جیسا اٹھارہ برس کا جوان ہر ہفتہ میں ایکبار اگر اس نایاب تیل کو سر کے اوپر یا ڈاڑھی یا مونچھ پر لگایا جاوے وہ آدمی ہمیشہ خلائق کی نظروں میں جوان معلوم ہوگا۔ نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہے۔ ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) آرڈر بذریعہ وی پی آنے چاہئیں +

ملنیکاپتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی نمبر ۳ بمبئی

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں۔ کرسچن اینڈ یور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو پی سے طلب کرسکتے ہیں +

ایم۔ ایم کاپتی کی کمپنی

سنگ مرمر و نلہا کا بیوپاری

زمین و دیوار اور فرنیچر کے لائق مفید اور قیمتی ملادیان مارسلز کی رنگین اور لال لادیاں و منگلوری نلہا اور سنگ مرمر کے چوکھٹے۔ پارٹ لینڈ لینڈ سیمنٹ وغیرہ ہمارے یہاں یکجائی اور علیحدہ علیحدہ بھی کفایت کے نرخ سے ملیں گے +

ملنیکاپتہ

ایم۔ ایم کاپتی اینڈ کمپنی نمبر ۸ ۴ کسٹم ہاوس روڈ سرکل بمبئی

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھاکر سوجاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی ترب معمول ستانے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں گل برمنی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے قیمت سو گولیوں کی ڈبیہ (۵ر) ایک سے چھ ڈبیہ تک محصول ڈاک پانچ آنہ (۵ر)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد نظم میں پیدا ہوجاتا ہے۔ یہ درد النظم میں بیکوباہی کردیتا ہے۔ درد ریاح جیسے ٹیس چبک ٹیگہ رگوں میں لہریں۔ کرنگی سے جوڑوں میں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہے۔ درد وغیرہ نصف میں ہو دور ہوجاتا ہے قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھ آنہ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیہ تک ۵ آنہ +

المشتہر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گوتم راؤ کیشو او شدھالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈائزڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہاں مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہے کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کرکے اسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہے تو اسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس میں کچھ اندیشہ نہیں۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا اکیال رکھتا ہے اور ان سے پیدا ہونیوالی بمقدار بیماریاں لقوا گٹھیا منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا یا دوشت میں کمی ہونا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہوجانا۔ اور سیاہ داغ پڑنا۔ تالو منہہ یا گلے میں سوراخ ہوجانا۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کرآنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہوجانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھ سر اور ہاتھ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے جھگڑے عارضوں پر یہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہے قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ۶ر +

ملنیکاپتہ۔ گوتم راؤ کیشو کا دواخانہ ٹھاکردوار۔ بمبئی

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام دائمی براونز چھپا